95736 ـ دوسرے رمضان كے بعد تك قضاء ميں تاخير كرنا اور قضاء سے قبل فديہ دينا

سوال

رمضان المبارك شروع ہوا تو ايك مسلمان بہن كے پچھلے رمضان كے چھ روزے ابھى باقى رہتے تھے، دوسرا رمضان ختم ہونے كے بعد مجھے اس نے پوچھا كہ اس پر كيا لازم آتا ہے، ميں نے پوچھنےاور مطالعہ كرنے كے بعد اسے كہا كہ اس كے ذمہ قضاء اور ہر دن كے بدلے فديہ ہے، اور ہم نے ہر يوم كے بدلے ڈيڑھ كلو گندم ادا كر دى، اور مكمل چھ يوم كا فديہ اپنے ايك يتيم ہمسائے كو دے ديا، يہ علم ميں رہے كہ اس نے اپنے ذمہ قضاء روزوں كو ابھى تك مكمل نہيں كيا، تو كيا فديہ كى يہ مقدار صحيح ہے ؟

اور كيا قضاء سے قبل ا سكا فديہ ادا كرنا صحيح شمار ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

پہلى بات تو يہ ہے كہ:

فديہ صرف فقراء اور مساكين كو ہى ديا جا سكتا ہے، كسى اور كو نہيں، تواس بنا پر اگر يہ يتيم فقراء ہيں تو انہيں فديہ دينا جائز ہے، اور اگر وہ غنى اور مالدار ہوں تو پھر انہيں دينا جائز نہيں، بلكہ آپ اسے دوبارہ ادا كريں.

آپ نے گندم دے كر بہت اچھا كام كيا ہے، اور اللہ تعالى نے جو واجب كيا ہے اصل ميں وہ يہى ہے كہ غلہ ہى ديا جائے، اور نقدى كى شكل ميں فديہ كى ادائيگى جائز نہيں، اور قسم اور ظہار وغيرہ كے كفارہ، اور فطرانہ وغيرہ ميں بھى يہى قول ہے كہ جس ميں اللہ تعالى نے غلہ دينا فرض كيا ہے وہاں غلہ ہى ديا جائے.

دوم:

اصل مسئلہ كے متعلق گزارش يہ ہے كہ: پہلے رمضان كے روزوں كى قضاء ميں دوسرے رمضان كے بعد روزے ركھنے كے ساتھ فديہ و غلہ دينے ميں علماء كا اختلاف ہے، ہم اس كى تفصيل سوال نمبر (26865) كے جواب ميں بيان كى ہے، اور وہاں يہ بيان ہوا ہے كہ اگر تو رمضان كے روزوں كى قضاء دوسرے رمضان كے بعد تك كسى مستقل عذر مثلا بيمارى يا سفر يا حمل يا دودھ پلانے كى بنا پر ہو تو پھر صرف روزوں كى قضاء ہى لازم آتى ہے.

ليكن اگر بغير عذر ہو تو پھر قضاء ميں تاخيركرنے والے كو توبہ و استغفار كے ساتھ ـ جمہور علماء كے ہاں ـ قضاء

کے ساتھ ہر یوم کا فدیہ بھی مسکین کو ادا کرنا ہو گا، ہم نے وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ راجح یہی ہے کہ فدیہ دینا واجب نہیں، لیکن اگر وہ احتیاط کرتے ہوئے فدیہ ادا کرتا ہے تو یہ بہتر اور اچھا ہے.

اور یہاں ہم ایك زائد امر بیان کرتے ہیں جو آپ کے سوال میں آیا ہے وہ یہ کہ قضاء کے روزے رکھنے سے قبل فدیہ دینا جائز ہے، کیونکہ فدیہ تو قضاء میں تاخیر کے متعلقہ ہے، نہ کہ قضاء شروع کرنے کےمتعلق.

اس بنا پر جس روزے کی قضاء رکھنا مقصود ہو اس دن سے قبل یا بعد میں فدیہ دینا جائز ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" رمضان کی قضاء تراخی پر ہوگی، لیکن جمہور علماء نے اسے اس کے ساتھ مقید کیا ہے کہ اگر اس کی قضاء کا وقت نہ گزر جائے، وہ اس طرح کہ دوسرے رمضان کا چاند نظر آ جائے، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں:

" میرے ذمہ رمضان کے روزے ہوتے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبہ کی وجہ سے شعبان کے علاوہ اس کی قضاء نہیں کر سکتی تھی "

جس طرح پہلی نماز دوسری نماز تك مؤخر نہیں کی جا سکتی.

اور جمہور علماء کے ہاں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اس حدیث کی بنا پر بغیر کسی عذر کے ایك رمضان کی قضاء کے روزے دوسرے رمضان تك مؤخر کرنا جائز نہیں، اور اگر وہ تاخیر کرے ت واسے ہر روزے کے ساتھ ایك مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہو گا.

کیونکہ ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اور اس نے دوسرے رمضان تك نہ رکھے تو اس پر قضاء کے ساتھ ہر دن ایك مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہو گا، اور یہ فدیہ تاخیر کی بنا پر ہے....

اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا قضاء کے بعد فدیہ دینا جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (28 / 76).

جن کے ہاں تاخیر یا احتیاط کی بنا پر فدیہ دینا واجب ہے ان کے ہاں افضل یہ ہے کہ بھلائی کی جانب جلدی کرتے ہوئے، اور تاخیر کی آفات اور نقصانات سے بچنے کے لیے فدیہ قضاء سے قبل ادا کیا جائے، جس طرح بھول میں ہوتا ہے.

المرداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کھانے میں وہ چیز دے جو کفارہ میں کفائت کرتی ہے، اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا بعد میں کھانا کھلانا جائز ہے، المجد یعنی ابن تیمیہ کے دادا کہتے ہیں: ہمارے نزدیك ت واسے مقدم کرنا افضل ہے، تا کہ خیر و بھلائی میں جلدی ہو، اور تاخیر کی آفات اور نقصانات سے بچا جا سکے " انتہی.

دیکھیں: الانصاف (3 / 333).

واللہ اعلم .